ایوانِ صدر میں ہونے والی ایک میٹنگ کی روئداد

حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب
صدر: جامعہ دارالعلوم کراچی

["نائن الیون" کے متصل بعد جب (بقول صدر پرویز مشرف کے) امریکی حکومت کی طرف سے ان کو دھمکی آمیز فون کال ملی تو انہوں نے ایوانِ صدر میں ایک ہی دن میں مختلف مجلسیں منعقد کیں، جو مجلس علمائے کرام کے ساتھ منعقد ہوئی، اس میں حضرت مولانا مفتی رفیع عثمانی صاحب بھی شریک تھے۔ حضرت مفتی صاحب نے اس کی مختصر روئداد لکھی ہے، وہ ان کی طرف سے ماہنامہ وفاق المدارس میں اشاعت کے لئے بھیجی گئی ہے، وہ نذر قارئین ہے۔ ادارہ]

اس میٹنگ میں تمام مکاتب فکر کے علمائے کرام کو بلایا گیا، الحمدللہ اس مجلس میں تمام مکاتب فکر کے علماء نے متفقہ بات کی، یہ بات سب نے کہی کہ دہشت گردی شریعت میں جائز نہیں کہ بے گناہوں کو دھوکے سے مار دیا جائے، ہم اس کی مذمت کرتے ہیں چاہے کرنے والا کوئی بھی ہو، دوسری بات جو متعدد حضرات نے کہی وہ یہ کہ ہمارا ظن غالب یہ ہے کہ 11 ستمبر کی یہ کارروائی یہودیوں کی ہے، اور قرائن بھی بیان کئے، عالم اسلام کے خلاف تشدد کروانے اور حکومت امریکا کو گمراہ کرنے کیلئے ایسا کیا گیا، لیکن جب تک کسی پر جرم ثابت نہ ہو اس پر سزا جاری کر دینا دوسری دہشت گردی ہے، اس کی بھی اجازت نہیں دی جاسکتی، اور آج تک امریکہ بھی کوئی ثبوت فراہم نہیں کر سکا کہ دہشت گردی میں اسامہ ملوث ہے۔ اگر بے تحقیق اور بغیر ثبوت کے افغانستان کے خلاف کارروائی کی گئی تو یہ واضح طور پر انصاف کے خلاف ہوگا۔

بعض شرکائے مجلس نے یہ بھی کہا کہ اگر پاکستان ایسی کارروائی میں شریک ہوا تو یہ ملک وملت کے خلاف غداری ہوگی جس کے باعث خود ہمارے ملک میں خانہ جنگی ہوسکتی ہے۔

ایوان میں نشستیں پہلے سے متعین ہوتی ہیں، میری ایک طرف جناب مولانا مفتی غلام سرور صاحب تھے جن کا تعلق بریلوی مکتب فکر سے ہے اور دوسری طرف ایک شیعہ عالم تھے، جو اسلامی نظریاتی کونسل میں بھی ہمارے ساتھ رہ چکے ہیں، ہمارا ان دونوں حضرات سے پرانا تعارف ہے۔

اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ گفتگو کا آغاز جناب مفتی غلام سرور صاحب سے ہوا، انہوں نے وہی بات کہی جو بعد میں، میں نے اور دوسرے شرکاء نے کہی اور افغانستان کی بھرپور حمایت کی، انہوں نے آغاز میں سورۃ الحجرات کی یہ آیت پڑھی:

﴿يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْآ اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْآ اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ﴾

(الحجرات آیت نمبر:٦)

''اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے، تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی سے کچھ لوگوں کو نقصان پہنچا بیٹھو، اور پھر اپنے کئے پر پچھتاؤ۔''

اور کہا کہ امریکی حکومت اسامہ کو بہانہ بنا کر پاکستان اور افغانستان کو نشانہ بنانا چاہتی ہے۔

شروع میں صدر پرویز مشرف صاحب نے خطرات پیش کئے تھے کہ اگر ہم انکار کرتے ہیں تو امریکہ ہم پر حملہ کر سکتا ہے، اور دوسرا خطرہ یہ ہے کہ ہمارے انکار کی صورت میں بھارت کو آگے بڑھ کر اُس کی حمایت کرنے کا موقع مل جائے گا اور افغانستان میں طالبان کی حکومت ختم ہونے پر وہ وہاں اپنا اثر ورسوخ بڑھا کر ہمارے لئے مسئلہ بن جائے گا اور اگر ہم امریکہ کی حمایت کریں گے تو ہم امریکہ سے بہت سارے مفادات حاصل کر سکتے ہیں، اور طالبان کی حکومت کے خاتمہ پر ہم وہاں اپنی حمایتی حکومت بنوا سکیں گے، کیونکہ امریکہ نے یقین دہانی کی ہے کہ پاکستان تعاون کرے گا تو ہم اُس کے ساتھ اپنے تعلقات بالکل سرِ نو کریں گے۔

پھر میرا نمبر آیا، میں نے کہا کہ جو خطرات آپ نے بیان کئے ہیں ان سے ہم پوری طرح انکار کرنے کی پوزیشن میں تو نہیں، لیکن اگر ہم جرم ثابت ہوئے بغیر امریکی حکمرانوں کی دھاندلی اور دھمکی میں آ کر ان کی بات مان لیتے ہیں، یعنی وہ گن پوائنٹ پر ہم سے مطالبہ کریں کہ مظلوم کے خلاف ہماری مدد کرو، اور ہم اُن سے خوف زدہ ہو کر اُن کا یہ ظالمانہ مطالبہ مان لیں تو یہ بدترین جرم ہوگا، ایسے ظلم کا ساتھ دینا پاکستان کے لئے تباہی کا راستہ ہے، اس سے خود پاکستان میں پھوٹ پڑ جائے گی۔ افغانستان کے ساتھ ہماری بہت لمبی سرحد ہے، جو ہمارے افغان بھائیوں اور طالبان کی وجہ سے بالکل محفوظ ہے، بحالتِ موجودہ اُس سرحد کی حفاظت کے لیے ہمارے ایک سپاہی کی بھی ضرورت نہیں، اگر افغانستان میں حملہ آور فوج آ گئی تو ہماری تقریباً ڈیڑھ ہزار کلو میٹر لمبی یہ سرحد بالکل غیر محفوظ ہو جائے گی اور پاکستان میں امریکہ کو اڈے دینے سے ہمارا پڑوسی ملک چین بھی ہم سے بدگمان ہو جائے گا، بھارت تو پہلے ہی سے ہمارا دشمن ہے، لہٰذا اگر ہم نے افغانستان پر غیر ملکی حملے اور قبضے کی حمایت کی تو یہ راستہ ہمیں دینی اور دُنیاوی تباہی کی طرف لے جائے گا۔ ہم محض امریکہ کے رحم وکرم پر رہ جائیں گے اور جو ہمارے ہیں وہ ہم سے کٹ جائیں گے اور ہمارے دشمن ہو جائیں گے۔ اگر ایسا ہوا کہ آپ نے ظالم حملہ آور کی محض طاقت سے مرعوب ہو کر افغانستان پر اُس کے حملے کی حمایت کی اور اپنی زمین اور فضا استعمال کرنے کی اجازت دے دی تو یہ اپنی غلامی یا موت کے پروانے پر دستخط کرنے کے مترادف ہوگا، ہماری ایٹمی تنصیبات کا کیا ہوگا؟...... کشمیر کا مسئلہ کہاں جائے گا؟......

اگر اس ظالمانہ حملے کی حمایت کرنا اور نہ کرنا دونوں خطرناک ہیں، اور بالفرض ہمارے لئے دونوں ہی طرف موت ہے تو ایسے موقع پر عقل اور شریعت کا تقاضا یہ ہے کہ اصول پر ڈٹ جائیں، اگر موت آئے گی تو ہمارا ضمیر مطمئن ہوگا کہ

اصول پر موت آئی اور اگر خدانخواستہ ظلم کی حمایت میں موت آ گئی تو یہ ذلت اور کتے کی موت ہوگی جب کہ پہلی صورت میں عزت وشہادت کی موت ہوگی۔ میں نے اپنے کئی فوجی بھائیوں سے یہ جملہ سنا ہے اور آپ تو پاکستان کے سپہ سالار ہیں، آپ اُس جملے کو زیادہ جانتے ہیں کہ جو شخص مرنے کیلئے تیار ہو جائے اُسے دوسو گولیوں سے بھی مارنا آسان نہیں ہوتا۔ ہمیں مٹانا بھی ان شاء اللہ کسی کے لئے آسان نہیں ہوگا۔

میری گفتگو کے دوران صدر نے جواب دیا کہ ہم اپنے ہوائی اڈے تو نہیں دیں گے اور چین ہمارے ساتھ متفق ہے۔

ایک کشمیری عالم نے جن کا اسمِ گرامی اس وقت مجھے یاد نہیں آرہا، بڑی اچھی باتیں کہیں، انہوں نے حق گوئی اور دلائل میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، پرویز مشرف کے بیان کردہ تمام خطرات کے جوابات دیدیئے۔ سترہ (۱۷) علمائے کرام تھے، ہم سب نے اس مسئلے کے تمام پہلوؤں پر کھل کر بات کی اور ہر خطرے کا تفصیلی جائزہ لیا، آخر میں ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی باری آئی تو انہوں نے بھی طالبان حکومت کے خلاف امریکہ کی حمایت کی بہت سخت الفاظ میں مخالفت کی۔

لیکن دورانِ مجلس ہی یہ دیکھ کر ہمیں سخت تشویش ہوئی اور افسوس ہوا کہ فوجی صدر صاحب امریکہ کی حمایت کا فیصلہ کر چکے تھے، آخر میں انہوں نے کہا کہ پاکستان کی سلامتی کا مسئلہ ہے، اس کے مفاد میں ہم ہر ناگزیر اقدامات کریں گے، اس پر بات ختم ہوگئی اور وہ چلے گئے۔

حالات تشویش ناک ہیں، ہمیں اتنا اطمینان ہوا کہ ہم نے اپنا فریضہ ادا کر دیا، اب فیصلہ اچھا یا برا کرنے کی ذمہ داری صدر پر ہے، سب نے یہ بھی کہا کہ آپ سپر پاور کی بات کر رہے ہیں، اس رب العالمین پر نظر کریں جو سب سے بڑی سپر پاور ہے، اُس نے پہلے کمیونزم کے اقتدار کا خاتمہ کر دیا، اب وہ کسی اور ظالم کا غرور بھی خاک میں ملادینے پر قادر ہے۔

صدر نے ہمارے سامنے افغانستان کی طالبان حکومت کی بھی شکایت کی، اور کہا کہ ہم نے کتنے عرصے سے مسلسل افغانستان کا بچاؤ اور تحفظ کیا، مگر طالبان نے ایک ہی دن میں ہمارے کئے کرائے پر یہ کہہ کر پانی پھیر دیا کہ اگر تم نے امریکہ کا ساتھ دیا تو ہم تم پر حملہ کر دیں گے۔

اسکا جواب بھی ایک عالم صاحب نے دیا کہ اس سے تو آپ کے ہاتھ مضبوط ہوں گے، آپ امریکہ سے کہیں کہ ہماری بھی مجبوریاں ہیں۔ اس مجلس میں پرویز مشرف صاحب نے یہ بھی کہا کہ جب امریکہ کے خلاف کوئی اسلامی ملک آواز نہیں اٹھا رہا، سارے اسلامی ممالک طالبان کے خلاف ہو گئے ہیں، ان حالات میں ہم اکیلے کیسے ان کا ساتھ دیں؟ ہم اسلامی ممالک کے حکمرانوں سے ملے ہیں کسی نے طالبان کی تائید نہیں کی۔

اس کا جواب علماء کرام نے یہ دیا کہ آپ حکمرانوں سے ملے ہیں، وہاں کے عوام سے نہیں ملے، وہ کبھی امریکی حملہ آوروں کا ساتھ نہیں دیں گے۔

☆......☆......☆